

274/ROP



83
3-9

ACC

احکام و مسائل

- عسل
- کفن
- نماز جنازہ
- دفن
- ثواب الصال
- طریقے کے

ترجمہ و تفسیر شاہ امام و خلیفہ مسیحی پورہ ٹنگسویں سکر آباد

مدالرزاق صاحب صدر مجلس انتظامی جامع مسجد
دیوبند گاہ چکل گورہ

297-6

NAB

سائٹ پرنٹرس چھتہ بازار
حیدرآباد

CP

RS. 2-00

تَعْبُدُهُ وَاَنْصَلِي
عَلَى نَبِيِّ الْكَرِيمِ
كُلِّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

سخن

آغاز

قرآن الہی

Acc. No.
401

میت کو

297.6

کفن دینا
NAB

① غسل دینا ②

③ نماز پڑھانا ④ دفن کرنا

یہ چار اعمال بھی الگ الگ چار فرض کفایہ ہیں

فرض کفایہ وہ فرض ہے جس کو محلے کے چند

مسلمان ملکر ادا اور تکمیل کر دیں تو سب مسلمانوں کی

طرف سے ادا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی ادا نہ

فرض کفایہ

کریں تو سب کے سب گنہگار ہو جائیں گے۔

تعبودار! ہر فرض کفایہ ادا کرنے کے طریقوں سے ہر مسلمان کو

واقف ہونا لازمی ہے۔

دعا گو

غلام نبی شاہ مجتہدی

نقشبندی

آثار

کے

موت

تلقین

جب کسی مسلمان کا انتقال ہونے لگے تو غرغہ سے قبل مستحب ہے کہ کلمہ طیب کی تلقین کریں۔ یعنی اس کے سامنے بلند آواز سے کلمہ شہادت یا کلمہ طیب پڑھیں تاکہ مرنے والے کی زبان سے بھی کلمہ نکلے اگر زبان سے نہ نکلے بھی تو دل میں ضرور اثر ہوگا۔ مگر خبردار! اس سے نہ کہیں کہ کلمہ پڑھ، شاید معلوم نہیں کہ نزع کی سختی میں وہ کیا کہے۔ جب ایک مرتبہ پڑھ لے تو خاموش رہیں کیوں کہ کلمہ پر خاتمہ ہونے کے لئے یہ کافی ہے۔ البتہ اس کے بعد کلام کیا تو پھر دوبارہ تلقین کریں، تاکہ اس کا آخری کلام کلمہ طیب ہو۔ • کہ وہ جنتی ہو جائے۔

خبردار! ایسے آخری وقت معاملے کی بات چیت نہ کریں بلکہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگائے رکھیں

یسین شریف

○ جب مرنے کے آثار شروع ہو جائیں تو مسنون ہے کہ چت لٹا کر منہ قیلے کی طرف کر دیں۔ اگر قیلے کی طرف کرنے میں تکلیف ہو تو اپنی حالت پر چھوڑ دیں۔ ○ ○

○ قریب الموت کے سر پرانے سورہ یسین پڑھنا مستحب ہے ○ ○

میت کو رکھنے کا طریقہ

- جب روح نکل جائے تو میت کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیں
- یعنی ہاتھوں کو بازو کی طرف لاکر اور پاؤں کو رانوں سے ملا کر دراز کر دیں
- منہ کو کپڑے کی پٹی سے (پٹی کو تھڈی کے نیچے سے نکال کر سر پر لیجا کر) باندھ دیں
- آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مَلِیْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کہتے ہوئے آہستگی سے آنکھ بند کر دیں۔
- دونوں پاؤں کے انگوٹھے ملا کر باندھ دیں۔
- ایک پاک چادر اوڑھادیں
- اگر میٹ پھولنے کا اندیشہ ہو تو تلوار یا لوہا رکھ دیں
- میت کے نزدیک خوشبو جلائیں
- غسل کی حاجت والے مرد و عورت میت کے پاس سے نکل جائیں۔
- میت کے نزدیک غسل سے قبل قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے
- البتہ کسی قدر فاصلے پر بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں
- غسل اور کفن کے اہتمام میں جلدی کریں۔

میت کے غسل کا طریقہ

- ▲ میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے
- ▲ مستحب ہے کہ غسل دینے والا میت کا قریبی عزیز ہو
- ▲ اگر قریبی عزیز نہ ملنا نہ جانتا ہو تو پھر کوئی متقی پرہیزگار آدمی غسل دے
- ▲ غسل کی جگہ غسل دینے والے اور اسکے

شریک حال کے سوا اور کوئی نہ رہیں • غسل کیلئے پانی گرم کر لیں
(اگر گرم پانی نہ ہو تو ٹھنڈا پانی بھی کافی ہے) • پانی میں سیری
کے پتے ڈال کر جوش دیں۔

جس تختے پر غسل دینا ہو اسکو پہلے دھو کر کسی

**خوشبو
کا اہتمام**

نوشبو دار چیز (عود۔ لوبان وغیرہ) کی دھونی
دیں (عود دان لیکر تختے کے گرد ۳ یا ۵ یا ۷ مرتبہ

غسل دینے تک میت کے نزدیک خوشبو جلاتے رہیں۔

غسل دینے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کو

غسل

تختے پر لٹادیں اس طرح کہ پاؤں جنوب یا قبلے

کی طرف ہوں (یا سہولت اور موقع کے لحاظ

سے جس طرح ممکن ہو) • پھر اسکے جسم سے عام کپڑے اتار لیں

لیکن ناف سے گھٹنے تک رکھ کر کپڑا ڈال دیں۔ • غسل دینے

والا اپنے ہاتھوں پر کپڑا پیٹ کر شرمگاہ دھو ڈالے •

اس کے بعد وضو کروائیں، وضو کرانے میں کلی

وضو

کرانے یا ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں

اس کے عوض کپڑا یا روئی تر کر کے دانت

منہ اور ناک صاف کر دیں • جب وضو ہو جائے تو میت کے

منہ ناک اور کان میں روئی لگا دیں تاکہ غسل کا پانی نہ بھر جائے۔
• سر کے بال اور ڈاڑھی صابن وغیرہ سے ملکر اس طرح دھوئیں

بال صاف ہو جائیں • پھر میت کو بائیں کروٹ لٹا کر بیسری کا پتہ ملا ہوا نیم گرم پانی ڈالنا شروع کر دیں اور سر سے پاؤں تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالیں کہ تختے کے نیچے پانی پہنچ جائے (یہ ایک مرتبہ غسل ہوا) • پھر دوسری مرتبہ میت کو دائیں

کروٹ لٹا کر سر سے پیر تک تین دفعہ وہی پانی اس طرح ڈالیں کہ پانی تختے کے نیچے تک پہنچ جائے • پھر میت کی کمر کی طرف غسل دینے والا سہارا دیکر کسی قدر بٹھانے کے قریب کر دے اور آہستہ آہستہ اسکا پیٹ اوپر سے نیچے کی طرف مل دے اگر کچھ رطوبت یا نجاست نکلے تو صرف اسی کو صاف کر کے دھو ڈالے

(اس سے وضو یا غسل میں کچھ حائل نہیں آتا) • اس کے بعد پھر بائیں کروٹ لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی تین دفعہ خوب بہا دیں کہ تختے کے نیچے تک بہہ نکلے (یہ تیسری مرتبہ ہوا اور غسل ختم ہو گیا) • اس کے بعد میت کا بدن کسی پاک کپڑے سے خشک کر کے میت کو تختے سے اٹھا کر نیچے ہوئے کفن پر رکھ دیں • اور منہ، ناک، کان سے ردائی نکال ڈالیں اور کوئی

خوشبو وار چیز (عطر وغیرہ) موجود ہو تو اس کے سر اور

داڑھی میں لگا دیں (مرد کے لئے صرف زعفران کے

تمام خوشبو میں درست ہیں) اور سجدے کے اعضاء

خوشبو

یعنی پیشانی ناک، ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں پر کافور مل دیں۔

میں تو غسل دیا جائے ورنہ نہیں • اگر کوئی شخص دہ دہ (10x10) پانی میں ڈوب کر مر جائے تو اسکو نکالتے وقت غسل کی نیت سے تین بار پانی میں حرکت دیدینا کافی ہے (غسل ہو جائیگا) • اگر کسی میت کو بغیر غسل کے قبر میں رکھ دیا گیا ہو مگر ابھی مٹی نہ ڈالی گئی ہو تو میت کو قبر کے باہر نکال کر غسل دیدینا ضروری ہے ہاں اگر مٹی ڈال دی ہو تو پھر نہ نکالنا چاہیے۔ **قیمہ** اگر غسل کے لئے پانی نہ ملے تو میت کو

تیمم کر دیا کے دفن کر دیں • پھر اگر دفن سے قبل پانی مل جائے تو غسل دیدیں • اگر کوئی ناپاک مرد یا عورت (جن کو غسل کی حاجت ہو) اگر کوئی کافر میت کو غسل دیدے تو ہو جائیگا لیکن مکروہ ہوگا شہید کو غسل نہ دینا چاہیے، الا اس صورت میں کہ لبت

شہید

جنابت قتل کیا گیا ہو یا لڑکا یا دیوانہ ہو یا عورت ہو جو حیض و نفاس کی حالت میں (جب وہ حیض و نفاس ہی کا خون ثابت ہو) اور حیض پر تین دن تین رات گزر چکے ہوں قتل کی گئی ہو تو ان حالتوں میں شہید کو بھی غسل دینا چاہیے۔ • میت کو غسل دیا ہوا پانی نجس ہے۔ • میت کو نہلانے کی اجرت لینی جائز نہیں ہے جبکہ ایک شخص ہو، البتہ اگر کئی اشخاص ہوں تو پھر جائز ہے

کیونکہ میت کا نہلانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے پھر اس پر اجرت کیسی؟

• میت کو غسل دے چکنے کے بعد کفن پہننا میں۔

میت کے

کفن کا طریقہ

حکمِ الٰہی (فرض کفایہ)

● میت کو کفن دینا میت کے غسل کی طرح فرض کفایہ ہے • مرد کے کفن میں ۳ کپڑے مسنون ہیں ۱۔ چادر ۲۔ تہبند ۳۔ کفنی اور عورت کے کفن میں پانچ یعنی ۱۔ چادر ۲۔ تہبند ۳۔ کفنی ۴۔ سینہ بند ۵۔ اور ڈھتی • چادر کی مقدار اتنی ہوتی چاہیے کہ سر سے لیکر پیر تک کافی ہو • تہبند بھی گویا چادر ہی ہے لیکن چادر سے کسی قدر چھوٹی یہ بھی سر سے پیر تک ہوتی ہے • کفنی ایک قسم کا کرتہ ہے جو گردن سے لیکر پیر تک ہوتا ہے • مگر اس میں آستین اور کلی نہیں ہوتی • سینہ بند کی مقدار سینے سے لیکر رانوں تک اور اور ڈھتی ۳ ہاتھ لمبی اور ۲ بالشت چوڑی • اگر کفن مسنون نہ ملے تو مرد کو صرف ۲ کپڑے چادر اور تہبند اور عورت کو تین کپڑے چادر - تہبند اور اور ڈھتی بھی کافی ہیں • اگر اس قدر بھی نہ ملے تو جو کچھ مل جائے لیکن کم از کم اتنا کپڑا ضروری ہے جو پورے جسم کو چھپا سکے ورنہ لوگوں سے مانگ کر پورا کریں یا جس قدر جسم کھلا رہے گا اس کو گھاس یا پتے وغیرہ سے چھپادیں

● اگر مطلق کپڑا میسر نہ آئے تو پاک گھاس میں سیت کو لپیٹ دیں اور قبر میں رکھ کر نماز پڑھیں۔ ● قدرت ہونے پر مرد کو تین اور عورت کو پانچ کپڑوں سے کم نہیں دیتا چاہیے۔ اور اس میں زیادتی بھی جائز نہیں۔ چھوٹے بچوں کو ایک یا دو کپڑوں میں بھی دفن دیں تو جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ پورا کفن ہو۔ ● جو بچہ مرا ہو یا پیدا ہو یا محل گر جائے اسکو ایک پاک کپڑے میں لپیٹ دینا کافی ہے (اسکو کفن مسنونہ کی ضرورت نہیں)

شہید

شہید کو کفن دینے کی ضرورت نہیں بلکہ پہنے ہوئے خون آلودہ کپڑوں میں ہی دفن دیں ● کفن اُن ہی کپڑوں کا چاہیے جنکا پہننا حالت زندگی میں جائز تھا پس مردوں کے لئے خالص ریشمی یا کسم یا زعفرانی رنگ کے کپڑوں کا کفن درست نہیں البتہ عورتوں کو دیا جاسکتا ہے لیکن سب کے لئے سفید افضل ہے ● کفن کے لئے نیا کپڑا ہو تو افضل ہے ورنہ پرانا بھی

کافی ہے

قیمتی کفن

کفن کا کپڑا اسی قیمت کا ہونا چاہیے جس قیمت کا مرد جمعہ اور عیدین میں پہنا کرتا تھا اور عورت اپنے ماں باپ کے گھر پہن کر جایا کرتی تھی ● اگر میت کا مال موجود نہ ہو تو اس کا کفن اس شخص پر واجب ہے جو حالت زندگی میں اسکی کفالت کرتا تھا ● اگر ایسا شخص بھی نہ ہو تو پھوپیت المال سے ورنہ مسلمانوں سے چندہ لیکر کفن دیا جائے۔



کفن پہنانے سے قبل کفن میں ۳ یا ۵ مرتبہ کسی خوشبودار چیز کی دھونی دیدنی مستحب ہے۔

مرد کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے (کفن کی) چادر کسی بورے یا تخت پر بچھا کر اس پر تہبند چھائیں

پھر تہبند پر کفنی نصف بچھا کر باقی نصف میت کے سر کی طرف رکھ چھوڑیں اس کے بعد (میت کو غسل کے تختے پر سے لاکر) اس پر لٹادیں اور کفنی پہنائیں اس طرح کہ میت کا سر کفنی کے گریبان سے باہر نکال کر سر کی طرف رکھی ہوئی آدھی کفنی کو میت پر پھیلا دیں پھر تہبند لپٹیں اس طرح کے (میت کے بدن پر) پہلے تہبند کی بائیں جانب رکھیں پھر دائیں جانب تاکہ دائیں جانب بائیں کے اوپر رہے پھر اس کے بعد چادر اس طرح لپیٹ دیں کہ دائیں جانب بائیں کے اوپر رہے۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے کفن کی چادر کسی بورے یا تختے پر بچھا کر اس پر سینہ بند اور سینہ بند پر تہبند چھائیں پھر تہبند پر کفنی (مثل سابق جیسا کہ مرد کے کفن میں ذکر ہے)

بچھا کر عورت کو اس پر لٹادیں اور کفنی پہنائیں، پھر سر کے بالوں کے دو حصے کر کے سینے پر دائیں بائیں کفنی کے اوپر رکھ دیں اور اوڑھنی (کھلی ہوئی) سر اور بالوں پر اٹھادیں اس طرح کے بالوں کے

دو حصے (آختر تک) اور ڈھتی کے دونوں کناروں کے نیچے چھپ جائیں
 پھر اس کے بعد تہ بند لپٹیں پھر سینہ بند (سینے کے اوپر بٹنوں سے نکال کر
 رانوں تک) پھر چادر لپیٹ دیں۔ اس طرح کے ہر دائیں جانب باتیں
 کے اوپر رہے • کپڑے کی دھجیوں سے دونوں کنارے اور درمیان
 کمر سے نیچے باندھ دیں تاکہ ہوا وغیرہ سے کفن کھل نہ جائے۔
 • جنازے کے اوپر جو چادر اڑھاتے ہیں وہ کفن میں داخل اور
 ضروری نہیں ہے اگر یہ چادر نہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں • جب
 میت کو کفن پہننا چکیں تو اس پر نماز پڑھیں۔

نمازِ جنازہ

• نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے • نمازِ جنازہ کی
 شرائط دو قسم کے ہیں ایک وہ جو نمازِ جنازہ پڑھنے
 والے سے تعلق رکھتے ہیں یہ وہی ہیں جو تمام نمازوں کے لئے ہیں یعنی
 طہارت، ستیر عورت، استقبال قبلہ نیت البتہ وقت اسکے لئے
 شرط نہیں و نیز اس نماز کے لئے تیمم جائز ہے جبکہ وضو کر کے
 آنے تک نماز کے ختم ہو جانے کا خوف ہو (اور نمازوں کے لئے یہ بات نہیں)

● دوسری قسم کی وہ شرطیں ہیں جن کا تعلق خاص میت سے ہے اور وہ یہ ہیں ۵ میت کا مسلمان ہونا ۵ میت کے بدن پر کفن کا پاک ہونا ۵ میت کے جسم عورت کا پوشیدہ ہونا میت کا وہاں موجود ہونا ۵ میت کا نماز پڑھنے والے کے آگے ہونا ۵ میت کا یا جس چیز پر میت ہو اُس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا ۵ امام کا بالغ ہونا اگر میت کافر یا مرتد ہو یا میت کو غسل نہ دیا گیا ہو یا کفن ناپاک ہو یا میت بالکل برہنہ ہو یا جنازہ غائب ہو یا نماز پڑھنے والے کے پیچھے یا سواری ہاتھوں پر ہو یا امام نابالغ ہو ان صورتوں میں نماز درست نہیں۔

۵ نماز جنازہ کے دو رکن ہیں اول چار تکبیریں (یعنی چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا) دوم قیام (یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا) ۵ نماز جنازہ کی سنتیں تین ہیں (۱) حمد و ثناء پڑھنا (۲) درود شریف پڑھنا (۳) دعا کرنا۔

نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو جائے پھر امام اور تمام مقتدی نماز جنازہ کی نیت کریں۔

نماز جنازہ پڑھتا ہوں ۴ تکبیروں سے جو اللہ تعالیٰ کی نماز ہے اور میت کے لئے دعا ہے (مقتدی ہوں تو کہے) اس امام کے پیچھے اور امام کہے مقتدیوں کیساتھ

میت

۱ ہر تکبیر ایک رکعت کی قائم مقام گمہ جاتی ہے۔

قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہہ دو توں ہاتھ (مثل تکبیر تحریمیہ) کاٹوں
تک اٹھا کر ہاتھوں کو نماز کی طرح ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء
پڑھیں۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ
وَعَلَىٰ هَدْيِكَ وَجَلَّتْ شَأْنُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

پھر دوسری دفعہ اللہ اکبر کہیں لیکن اس دفعہ ہاتھ نہ اٹھائیں اور نہ
منہ اوپر کو اٹھائیں پھر درود شریف پڑھیں جو بھی درود ہو لیکن
درود ابراہیم پڑھنا بہتر ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ
آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ سَيِّدِنَا
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ

درود ابراہیم

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ ●

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ ●

پھر تیسری دفعہ اللہ اکبر کہہ (اس دفعہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں
اور منہ بھی نہ اٹھائیں) میت کی دعا پڑھیں۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا
وَعَائِلِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا

بالغ میت کی دعا

وَأَنشَأْنَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا حَيًّا عَلَى الْإِسْلَامِ
وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا تَوَفًّا عَلَى الْإِسْلَامِ هـ

نابالغ لڑکے یا اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا
مَجْنُونًا كِي دَعَا اجْرًا وَّ ذُرْعًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ
مُشَفَّعًا هـ

نابالغ لڑکی یا اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا
لَنَا احْبْرًا وَّ ذُرْعًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً
وَّ مُشَفَّعَةً هـ

پھر چوتھی دفعہ اللہ اکبر کہیں اور (بغیر دعا کے) دائیں
بائیں سلام پھیریں (جس طرح نماز میں پھیرا کرتے ہیں)
پس نماز جنازہ ہوگئی۔

سلام

● نماز جنازہ میں قرآن شریف کی
قراءت اور شہد وغیرہ نہیں ہے اور چوتھی

خصوصی مسائل

تکبیر کے بعد سلام سے پہلے کوئی دعا بھی نہیں ہے اور رکوع و سجود بھی
نہیں ہے۔ نماز جنازہ امام اور مقتدی دونوں کے لئے یکساں ہے صرف
اس قدر فرق ہے کہ امام ہونے کی نیت کرے گا (جو مستحب ہے)
اور مقتدی، مقتدی ہونے کی (جو لازم ہے) ● امام تکبیر اور سلام
بلت آواز سے کہیگا اور مقتدی آہستہ باقی چیزیں (ثنا، درود اور
دعا) امام اور مقتدی سب آہستہ پڑھیں گے ● جنازہ کی نماز میں

مستحب ہے کہ حاضرین کی ۳ صفیں کی جائیں یہاں تک کہ اگر صرف
 ۷ شخص ہوں تو اُن میں سے ایک امام بنے پھر پہلی صف میں تین
 آدمی کھڑے ہوں اور دوسری میں دو اور تیسری میں ایک • اگر
 امام چار تکبیروں سے زائد کہے تو مقتدی زائد تکبیروں میں اس کی
 اقتداء نہ کریں خاموش کھڑے رہیں جب امام سلام پھیر دے
 تو خود بھی پھیر دیں • اگر کوئی شخص جنازے کی نماز میں ایسے وقت
 پہنچا کہ امام ایک یا ۲ تکبیریں کہہ چکا ہو تو اس کو فوراً تکبیر کہہ کر شریک
 نماز نہ ہونا چاہیے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرنا چاہیے۔ جب امام تکبیر
 کہے تو اس کے ساتھ ہی یہ تکبیر کہہ کر نماز میں شریک ہو جائے۔

(یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی) پھر جب امام سلام پھیر دے
 اس وقت یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کر لے اگر جنازے کے
 اٹھ جانے کا خوف نہ ہو تو دعا بھی پڑھے ورنہ نہیں • اگر کوئی شخص آغاز
 نماز کے وقت حاضر رہ کر شریک نماز نہ ہوا ہو جسکی وجہ سے کچھ
 تکبیریں ہو چکی ہوں تو ایسے شخص کو امام کی تکبیر کا انتظار ضروری نہیں
 ہے بلکہ اس کو فوراً تکبیر کہہ کر شریک نماز ہو جانا چاہیے۔

نماز جنازہ کی امامت کا استحقاق سب سے
 زیادہ بادشاہ کو ہے، پھر حاکم شہر کو، پھر
 قاضی کو، پھر نائب قاضی کو، اگر یہ لوگ موجود

**امامت کا
 حقدار**

نہ ہوں تو امام محلہ مستحق ہے بشرطیکہ میت کے اولیا میں کوئی

شخص اس سے افضل نہ ہو۔ ورنہ میت کا ولی پھر ہر وہ شخص جس کو ولی اجازت دے اگر میت کے اولیاء بہت ہوں تو جو شخص میت کا زیادہ قریب ہے وہی نماز پڑھانے کا زیادہ مستحق ہے۔ اور اگر ایک ہی درجہ کے دو ولی ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو وہ بہتر ہے عورت کے لئے بھی اولیاء مقدم ہیں۔ اگر کوئی ولی موجود نہ ہو تو پھر شوہر مستحق ہے اور اگر ولی کی اجازت کے بغیر کسی ایسے شخص نے نماز پڑھا دی ہو جس کو امامت کا استحقاق نہیں تو ولی کو اختیار ہے کہ پھر دوبارہ نماز پڑھے ہاں مستحق امامت شخص کے نماز پڑھ دینے پر پھر ولی کو اعادہ کا حق نہیں

جنازے کی نماز ان ہی چیزوں سے فاسد ہوتی ہے جن چیزوں سے دوسری نمازیں فاسد ہوتی ہیں البتہ جنازے کی نماز میں فقہ سے وضو نہیں جاتا اور عورت کے برابر کھڑے ہونے سے بھی یہ نماز فاسد نہیں ہوتی

- نماز جنازہ بلا عذر بیٹھ کر یا سواری کی حالت میں پڑھنا جائز نہیں
- جنازے کی نماز مسجد کے اندر نہیں پڑھنا چاہیے اگر بارش وغیرہ کا عذر ہو تو پھر درست ہے۔

متفرق
مسائل

اگر ایک ہی وقت کسی جنازے جمع ہو جائیں تو بہتر یہ ہے کہ ہر جنازے کی نماز علیحدہ پڑھی جائے اور اگر سب پر ایک ہی دفعہ نماز پڑھیں تو بھی جائز ہے اس

کئی
جنازے

صورت میں سب جنازوں کی صف قائم کی جائے خواہ اس طرح کے ایک کے آگے ایک کو (قبیلہ کی جانب) لکھ دیا جائے کہ سب کے سر ایک ہی طرف ہوں اور پیر ایک طرف، خواہ اس طرح کہ ہر ایک کے سر کے پاس ہر دوسرے کے پیر ہوں اور خواہ اس طرح کہ ہر ایک کا سر ہر دوسرے کے کندھے کے برابر ہو۔ ان سب صورتوں میں پہلی صورت بہتر ہے کہ ان میں سب کا سینہ امام کے مقابل ہو جائیگا۔

(جو مسنون ہے) باقی صورتوں میں امام کو اس شخص کے جنازے کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے جو سب میں بزرگ اور افضل ہو۔

● اگر جنازے مختلف قسم کے ہوں تو ترتیب کا لحاظ رکھا جائے یعنی امام کے قریب مردوں کے جنازے رہیں، پھر لڑکوں کے، پھر خنثی کے پھر بالغ عورتوں کے پھر نابالغ لڑکیوں کے۔

نماز جنازہ آفتاب نکلنے اور ڈوبنے وقت

منوع اوقات

اور پھر ٹھیک دوپہر کو پڑھنا منع ہے۔

باقی سب اوقات میں جائز ہے

اگر کسی فرض نماز کے وقت جنازہ آجائے اور

جماعت تیار ہو تو فرض نماز پڑھ کر جنازے کی

نماز پڑھیں بشرطیکہ اتنی تاخیر میں جسم کے خراب

ہونے کا اندیشہ نہ ہو ورنہ نماز جنازہ پہلے پڑھ لیں ● اگر نماز

عید کے وقت جنازہ حاضر ہو تو نماز عید کو مقدم کریں پھر خطبہ



عید پر نماز جنازہ کو مقدم کیا جائے۔ یعنی پہلے نماز عید پڑھیں
 پھر نماز جنازہ اور پھر خطبہ عید۔ اگر نماز گہن کے وقت نماز
 جنازہ آجائے تو پہلے جنازے کی نماز پڑھیں پھر گہن کی نماز۔ نماز
 جنازہ میں جماعت شرط نہیں ہے ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا
 ہو جائیگا (خواہ وہ مرد ہو یا عورت)۔ اگر کسی میت کو بغیر نماز
 پڑھے اتار دیتے ہوں لیکن ابھی مٹی نہ ڈالی ہو تو میت کو قبر سے نکال
 کر نماز پڑھنا چاہیے اور اگر مٹی ڈالی ہو تو پھر قبر ہی پر نماز پڑھیں
 جب تک کہ میت کے پھٹ جانیکا اندیشہ نہ ہو۔ اگر کوئی میت
 کٹی ہوئی ملے تو جبکہ نصف سے زیادہ یا نصف معسر کے ہو تو
 اس پر نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔ جو بچہ مرا ہوا پیدا ہو تو اس
 پر نماز نہ پڑھیں صرف غسل دے کر ایک پاک کپڑے میں لپیٹیں
 اور دفن کر دیں۔ کسی میت پر بغیر غسل یا تیمم کے نماز درست
 نہیں ہاں دفن کر چکنے کے بعد قبر پر پڑھی جاسکتی ہے۔
 نماز جنازہ ہر مسلمان پر پڑھنا چاہیے خواہ وہ کیسا ہی
 فاسق اور گنہگار ہو البتہ بادشاہ اسلام مجاہد ہے کہ کسی
 بدکار شخص پر نماز نہ پڑھنے کا حکم دے تاکہ دوسروں کو عبرت
 ہو اور بدکاری سے باز رہیں۔ جو شخص اپنے والدین میں سے
 کسی کو مار ڈالے اُس پر (اُسکی اہانت کے لئے) نماز جنازہ نہ
 پڑھی جائے۔ اسی طرح ڈاکو پر جب کہ ڈاکے کی حالت

میں مارا جائے نماز نہ پڑھی جائے بلکہ اسکو غسل بھی نہ دیا جائے
 • جس لڑکے کے باپ ماں مسلمان ہو وہ لڑکا مسلمان سمجھا جائیگا
 • اور اس پر نماز پڑھی جائے گی • جب نماز سے فراغت ہو جائے
 تو فوراً میت کو جہاں قبر کھودی گئی ہے لیجائیں اور دفن کر دیں۔

جنازہ لیجانے کے احکام

• جنازے کا لے چلنا عبادت اور سنت ہے • مسنون طریقہ یہ ہے کہ
 میت کو کسی چار پائی یا تخت وغیرہ پر لٹا کر اسکو چار طرف سے
 ۴ آدمی اٹھائیں اور لے چلیں اس طرح کہ ایک ایک آدمی ایک
 پائے کو ہاتھوں سے پکڑ کر اٹھائے اور ٹی کو کندھے پر رکھ لے اسی طرح
 چار چار آدمی باری باری سے چلیں • مستحب یہ ہے کہ ہر آدمی جنازے
 کو چار طرف سے اٹھائے اور ہر طرف کم از کم دس قدم لے چلے اس طرح
 کہ پہلے جنازے کے سر ہانے کا داہنا پایہ اپنے کندھے پر رکھ کر
 دس قدم چلے پھر بائیں پاؤں کا داہنا پایہ داہنے کندھے پر رکھ کر دس
 قدم چلے پھر سر ہانے کا بائیں پاؤں کا داہنا پایہ بائیں کندھے پر اور بائیں پاؤں کا
 بائیں پاؤں کا داہنا پایہ بائیں کندھے پر رکھ کر دس دس قدم چلیں تاکہ پورے

چالیس قدم ہو جائیں • چلتے میں میت کا سر ہاتھ آگے رکھیں۔
 • جنازہ تیز قدم لیجانا مستون ہے مگر نہ اس قدر کہ میت کو حرکت
 و اضطراب ہونے لگے • جنازہ کو بیٹھ یا سواری کے جانور وغیرہ
 پر لا کر چلنا مکروہ ہے • اگر میت چھوٹے بچے کی ہو تو اسکو ہاتھوں
 ہاتھ لے جائیں یعنی ایک آدمی اپنے دونوں ہاتھوں پر اسکو اٹھالے
 پھر دوسرے لے پھر تیسرا (اسی طرح بدلتے ہوئے لیجائیں) مستحب
 ہے کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے لوگ پا پیادہ اور جنازہ کے پیچھے
 رہیں آگے چلنا بھی جائز ہے لیکن بہت آگے چلنا یا سب لوگوں کا
 آگے ہو جانا مکروہ ہے۔ اسی طرح سواری پر آگے چلنا مکروہ ہے
 البتہ پیچھے جائز ہے • جنازے کے دائیں بائیں نہیں چلنا چاہئے
 • جنازہ کے ساتھ چلتے ہوئے کلمہ درود، قرآن شریف، مولود
 وغیرہ بلند آواز سے نہیں پڑھنا چاہئے۔ آہستہ دل میں پڑھ لیں
 تو مضائقہ نہیں • بیٹھے ہوئے لوگوں کا جنازہ دیکھ کر کھڑا ہو جانا
 منع ہے (ہاں ساتھ چلنے کا ارادہ ہو تو اور بات ہے) • جنازہ
 جب قبر کے پاس پہنچ جائے اسکے زمین پر رکھ دینے سے پہلے ساتھ والوں
 کا بیٹھ جانا مکروہ ہے • جنازہ جب زمین پر رکھیں تو
 قبلہ کے عرض میں رکھیں داہنی کروٹ قبلے کو ہو • عورتوں کا
 جنازے کیساتھ ساتھ چلنا منع ہے۔

چلے لاشے کو جب لیکر کہا لاشے نے رو رو کر پڑ چلے آؤ میرے پیچھے تمہارا رہنا میں ہوں

میت کے

دفن کا طریقہ

حکم الہی : غسل، کفن اور نماز کی طرح میت کا دفن کرنا بھی فرض کفایہ ہے • میت کا اسی جگہ یا گھر میں جہاں وہ مرا ہو دفن کرنا مکروہ ہے (کیونکہ یہ بات انبیاء علیہم السلام کیلئے خاص ہے) بلکہ اُس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ میت کا اسی جگہ کے قبرستان میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں وہ مرا ہو۔

قبر کی دو قسمیں ہیں ایک بغلی جس کو لمی دہکتے ہیں دوسری صندوقی جس کو شق کہتے ہیں • قبر بغلی بنانا سنت ہے اگر کہیں زمین بہت نرم ہے کہ بغلی نہ بن سکے تو پھر صندوقی بنانا درست ہے • قبر کا طول میت کے قد کے موافق ہو اور عرض نصف قد کے برابر اور گہرائی میں کم از کم میانہ قد آدمی کے نصف قد کے برابر ہونی چاہیئے اور متوسط درجہ یہ ہے کہ سینے کے برابر ہو اس سے زیادہ یعنی قد آدم برابر گہری ہو تو افضل ہے • قبر تیار ہوجانے پر میت کو اس میں قبلے کی طرف سے اتاریں۔

اس کی صورت یہ ہے کہ جنازہ قبر سے متصل قبلے کی جانب رکھا جائے۔ اس طرح کہ سر جانب شمال ہو اور پیر جانب جنوب پھر اتارنے والے اشخاص قبلہ رخ

قبر میں
اتارنا

کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کے بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مَلَّتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
 کہتے ہوئے قبر میں رکھ دیں اور داہنے پہلو پر اسکو قبدر کر دیں
 (یہ مستون ہے) پھر کفن کے گرہیں سرہانے اور پانچتی کھول دیں
 ● عورت اور مرد دونوں کی قبر اور انکا طریقہ کار یکساں ہے۔

● البتہ عورت کی قبر پر دفن کے وقت پردہ کرنا مستحب ہے اور
 مرد کی قبر پر ضرورت نہیں۔ ● اور عورت کو قبر میں اسکے محرم (باپ
 بیٹا، بھائی وغیرہ) اتار دیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو پھر قریبی درجہ بعید
 رشتہ دار، پھر ہمسایہ، پھر جو لوگ موجود ہوں (اتار دیں) ● جب میت کو
 قبر میں رکھ چکیں تو کچی اینٹوں یا برگوں سے قبر کو بند کر دیں ● اگر
 کچھ سوراخ رہ جائیں تو ان کو بھی بند کر دیں تاکہ میت پر مٹی نہ گرے
 ● پھر مٹی جس قدر بھی نکلی ہو وہ سب قبر پر ڈالیں ● اس سے کم یا

زیادہ ڈالنا مکروہ ہے ۵

● اور مستحب ہے کہ سرہانے سے ابتداء کریں اس طرح
 کہ پہلے ہر آدمی اپنے دونوں ہاتھوں سے تین تین دفعہ
 مٹی ڈالے پہلی دفعہ مِثْمَا نَخَلْتُمْ كُمْ كَيْ دُوسری دفعہ وَفِيهَا نَعِيْمٌ
 اور تیسری دفعہ وَ مِثْمَا نَخَرْتُمْ كُمْ تَاذِرَةٌ آخری پھر باقی مٹی ہاتھوں یا
 پھاوڑے کے ذریعہ بھر دیں ● مٹی ڈال چکنے کے بعد مستحب ہے کہ
 قبر پر پانی چھڑکیں اور کچھ دیر قبر کے پاس ٹہرے رہیں قرآن شریف
 اور درود شریف وغیرہ پڑھیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی
روایت سے قبر کے سرہانے اول سورہ بقرہ
شروع سے یعنی امل سے مفلحون تک

مستحب
طریقہ

اور پآشتی آمن الرسول سے ختم سورہ بقرہ تک
یڑھنا مستحب ہے

(رد المحتار ج ۱ ص ۶۰۵ ج ۱-۱) بہیقی شریف

قبر پر تلقین

قبر کے بائیں جانب قبر کے سینے کے محاذی کھڑے ہو کر
تلقین بھی کریں یعنی صاحب قبر سے مخاطب ہو کر کہیں

يَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ اذْكُرْ مَا كُفْتَ عَلَيْهِ وَ
قُلْ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ
بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَرَسُوْلًا ۝

اے (..... نام معہ ولایت.....) یاد کرو جیسا کہ تم
دنیا میں کہتے تھے اور کہو اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور اسلام
میرا دین ہے اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے نبی اور رسول ہیں۔



ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قبریں سوالات

قبر میں منکر نیکر (دو فرشتے) آکر ۳ سوالات کریں گے
پہلا سوال - تیرا رب کون ہے ؟
دوسرا سوال : تیرا دین کیا ہے ؟
تیسرا سوال : یہ حضرت کون ہیں ؟

منکر نیکر کے سوالات سے

شکی، مشرک اور کافر پر اگندہ
حال ہو جائیگا اور جیخنے لگیگا کہ

شکی، مشرک اور کافر
کا جواب

ہائے ہائے میں کچھ نہیں جانتا ! پس اسکے ساتھ ہی عذابِ قبر
شروع ہو جائیگا۔

مومن منکر نیکر کے سوالات کا انتہائی اطمینان اور
سکون کے ساتھ جواب دے گا۔

مومن کے
جوابات

(۱) اللہ تعالیٰ میرا رب ہے (۲) اسلام میرا

دین ہے (۳) تیسرے سوال پر مومن انتہائی خوشی اور مسرت کے عالم میں

پکار اٹھیگا کہ یہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ہیں

یہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ہیں۔ یہ حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ہیں

بخاری شریف میں ہے کہ مومن تیسرے ایک سوال کا خوشی و

مسرت میں جھوم جھوم کر ۳ مرتبہ جواب دے گا۔ پس

بفضل تعالیٰ مومن کی قبر جنت کا باغ بن جائے گی۔

بخاری شریف
۶۲ - ۶۴
زجاجہ الصبیح
۱۱۷ تا ۱۳۲
ترجمہ - ابو داؤد

ہر انسان کو دنیا میں عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آر و سلم پیدا کر لینا چاہیے تاکہ اسکو قبر میں راحت

نیک
مشورہ

نصیب ہو جائے۔

لاکھ لاکھ کی
ایک بات } واللہ! حُبِ رسول ہے۔ اصل ایمان ہے۔ اصل عرفان ہے۔ اصل ایقان ہے۔

● قبر کو زمین سے ایک بالشت اونچی کر کے (کوہبان
شطر کی طرح) ڈھلوان بنانا مسنون ہے ● اگر بالشت
سے قدرے زیادہ ہو تو مضائقہ نہیں لیکن بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ ہے
● قبر کا مربع یعنی چوکونی بنانا مکروہ ہے۔ احتیاط ضروری ہے ● ایک
قبر میں ایک سے زیادہ میتوں کا دفن کرنا درست نہیں (البتہ بوقت
ضرورت جائز ہے) ● اگر دفن کے بعد معلوم ہوا کہ میت کو قبیلہ
رو نہیں کیا یا باتیں کر ڈٹ لٹایا ہے یا سر ہانہ پائنتی کی طرف
ہو گیا ہے تو قبر کھول کر درست کرنا جائز نہیں جیسا ہے ویسا ہی رہنے
دیں (ہاں مٹی ڈالتے سے قبل معلوم ہو تو درست کر لیں

● تابوت یعنی صندوق بنانا خواہ لکڑی کا ہو یا لوہے اور پتھر
کا جائز ہے۔ خصوصاً جب کہ زمین نرم یا ریتیلی ہو اور
قبر (صندوقی بھی) نہ بن سکے ● عورت کیلئے تو ہر حال میں تابوت
بہتر ہے (کہ اس میں پردہ ہے) جب میت کو تابوت میں رکھ کر

تابوت

یا میت کو قبر میں اتارنا (اگرچہ میت عورت کی ہی ہو) منع ہے
 ● اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اُسکے پیٹ میں بچہ زندہ معلوم
 ہو تو پیٹ چاک کر کے بچے کو نکال لیا جائے (اگر بچہ زندہ نہ ہو تو
 پھر پیٹ چاک کر کے بچے کو نکالنا یا کسی جاہلانہ رسم کو عمل میں
 لانا منع ہے) ● میت کے بدن یا کفن پر کافور یا سیاہی سے کچھ لکھنا
 یا کوئی چیز لکھ کر قبر یا کفن میں رکھنا نہیں چاہیے ● البتہ بغیر سیاہی
 کے انگلی سے پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور سینہ پر
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھنا جائز ہے ● عورتوں
 کے جنازے پر باینس کی پٹیاں یا کسی درخت کی شاخیں (کمان کی طرح)
 لگا کر اُس پر چادر ڈال دینا چاہیے۔ (تاکہ پردہ رہے)
 ● جنازے کے ساتھ آگ کی قسم سے کوئی چیز (جلتی ہوئی انگلی یا
 عود دان وغیرہ) لئے چلنا مکروہ ہے ● نماز جنازہ پڑھے بغیر لوگوں کا
 جنازہ کو چھوڑ کر چلے جانا منع ہے ● اگر کسی مسلمان کا کوئی عزیز
 (ماں باپ بھائی بہن وغیرہ) حالت کفر میں مر جائے تو اسکی تجہیز
 و تکفین، مسلمانوں جیسی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اسکو کسی نجس کپڑے
 میں لپیٹا جائے اور گڑھا کھود کر ڈال دیا جائے (یہ سب کچھ اُس وقت
 کیا جائے جبکہ کافروں میں سے کوئی موجود نہ ہو ورنہ میت اُن کے حوالے
 کر دی جائے) ● اگر کوئی مسلمان مرتد ہو گیا ہو (نعوذ باللہ منہ) اسکو
 بغیر دھوسے بغیر کپڑا لپٹے گڑھے میں ڈالیں ● جب قبر میں مٹی پڑ جائے

تو پھر اے بعد بیانِ نورت شدید قبر کا کھولنا یا میت کا قبر سے نکالنا جائز نہیں • قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، کھڑا ہونا پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے • قبر پر سے سبز گھانس کا کاٹنا مکروہ ہے • قبر کے پاس قرآن شریف کا پڑھنا جائز ہے (اس سے میت کو نفع پہنچتا ہے) • قبروں کی زیارت کرنی مستحب ہے۔

جب قبرستان میں پہنچیں تو مستحب ہے کہ **سَلَامٌ عَلَيْكُمْ** (سلام) **دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَرَأَيْنَا النِّسَاءَ بِكُفْرٍ كَثِيرٍ لَا حِقْوَةَ لَهُنَّ فِي مَا عَمِلْنَ وَأَكْثَرَ** ہ

پھر قبیلے کی طرف پشت اور قبروں کی طرف منہ کر کے قرآن مجید سے جو پڑھ سکیں وہ اور درود شریف پڑھ کر (اس کا ثواب) اہل قبور کو بخش دیں

اہل میت کو ۳ دن تک سوگ کرنا جائز ہے اس سے زیادہ کسی کو درست نہیں البتہ عورت کو اپنے شوہر کیلئے ۴ مہینے دس دن تک سوگ کرنا چاہیئے

مرقوم کی ایک ایک چیز کو با آواز بلند دھرا کر چیخ چیخ کر رونا سرپیٹنا چہرہ اور بال نوچ نوچ کر رونا پیٹنا منع ہے۔ پس صبر کریں اور مرقوم کے لئے دعاے مغفرت کرتے رہیں۔

سوگ

بیانا کرنا

منع ہے

میت کیلئے

ایصالِ ثواب

فاتحہ

فاتحہ کا معنی کھولنا اور کسی چیز کا آغاز کرنا ہے قرآن شریف کی پہلی سورہ کا نام فاتحہ ہے لیکن عرف عام میں قرآن شریف کی تلاوت یا اسکی چند سورتوں کا ثواب پہنچانے کو فاتحہ کہتے ہیں چونکہ اس (تلاوت) میں سورہ فاتحہ بھی ہوتی ہے اس لحاظ سے بھی اسکو فاتحہ کہا جاتا ہے • فاتحہ کی حقیقت یہ ہے کہ پورا قرآن شریف یا اسکی چند صورتیں پڑھ کر یا کوئی نیک کام کر کے (مثلاً محنتاً جو کو کھانا کھلانا، یا نقد و غلہ وغیرہ خیرات کر کے) اس کا اجر (جو کچھ اس کو ملتا ہو) اپنی جانب سے کسی اور کو بخش دے مثلاً قرآن شریف (پورا نہ ہو تو اس میں سے) سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور تین یا پانچ یا سات یا گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص اور اسی قدر درود شریف پڑھ کر یہ کہے کہ اس کلام پاک کا اور طعام، نقدی، کپڑا وغیرہ کا ثواب

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور انبیاء علیہم السلام و اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ادواح کو پہنچ کر فلاں شخص کی روح کو اور جمع امت محمدیہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ارواح کو پہنچے۔

قرآن شریف کی تلاوت، کھانا کھلانا، نقدی دینا یا
کپڑا وغیرہ دینے یا کسی نیک کام کا ثواب اگر کسی مردوں کی
ارواح کو پہنچایا جائے تو یہ ہمیں ہوتا کہ وہ ثواب تقسیم ہو کر تھوڑا
تھوڑا ان مردوں کو دیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک کو پورا پورا ثواب (جو اس
وقت تلاوت یا نیک کام پر مقرر ہے)
بفضل الہی عنایت ہوتا ہے یہ محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔

دعائے مغفرت

ایصال ثواب کا تفصیلی طریقہ تو کتب ساجدہ دعائے ختم القرآن
میں موجود ہے۔ مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے انتقال کے دوسرے
دن یا تیسرے دن یا پانچویں دن ایصال ثواب کا اہتمام کرتے رہیں۔
شرع شریف میں ایام یا مدت کی کوئی تخصیص نہیں ہے ہمیشہ ایصال
ثواب اور دعائے مغفرت کرتے رہنا چاہیے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَدْخِلْهُ فِي الْجَنَّةِ

تیسرے دن زیارت۔ ساتویں دن ستہ۔ دسویں دن اسوال، ۴۰ویں
دن چالیسواں اور اسی طرح ششماہی اور برسی کے دنوں میں ایصال ثواب اور
دعائے مغفرت کا اہتمام بھی یہ دعائے حسنہ یعنی مرحوم کو ایصال ثواب کا بہتر
طریقہ ہے اسکو ناجائز کہنا ناواقفیت ہے۔

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی

انوکھے انقلابی کتابیں

پڑھئے

ضرور

عشقِ رسولِ اللہ
4=00

دیدارِ رسولِ اللہ
3=00

شریعتِ
محمدی
5=50

خاص خاص
سجدے
3=00

معجزات
رسولِ اللہ
3=00

درود و سلام
کے انوکھے فضائل
3=00

آثارِ مبارک
2=00

معراجِ النبی
2=50

میلادِ النبی
2=50

بچوں کیلئے
تقریریں مکالمے
3=00

ماں باپ کی
عظمت
3=00

اسلامی کردار
کے کرشمے
3=00

شانِ
رسولِ اللہ
2=00

میدانِ قیامت
کیا ب
2=50

میدانِ کربلا
4=00

جوڑا گھوڑا
2=50

سلطانِ ہند
ذیر طبع

مسکرانا
سنت ہے
2=50

حضرت
پہلوں دانا
کی فراست
ذیر طبع

جمعہ کے احکام
مسائل - فضائل
ذیر طبع

پیرِ کامل
ذیر طبع